

حدیث کا درایتی معیار

(داخلی فہم حدیث)

(۲)

مولانا محمد تقی صاحب امینی ناظم دینیات علی گڑھ مسلم یونیورسٹی

پاکیزہ و گندی چیزوں سے متعلق (۵) پاکیزہ و گندی چیزوں سے متعلق مثلاً
دین کی بنیادی باتیں | پاکیزہ اور گندی چیزیں برابر نہیں ہیں، ایک کو دوسرے سے بدلنے

کی اجازت نہیں، گفتگو، تعلقات، روزی، زندگی اور اولاد وغیرہ ہر ایک میں پاکیزگی کو اختیار کرنا
اور گندی سے دور رہنا چاہئے۔ وغیرہ۔ درج ذیل آیتوں سے ثبوت ملتا ہے:

قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ
كَثْرَةُ الْخَبِيثِ ۝
آپ کہتے ہیں کہ طیب (پاکیزہ) اور خبیث (گندی)
برابر نہیں ہیں اگرچہ خبیث کی کثرت تمہارے

اچھی لگے۔

اور خبیث کو طیب سے نہ بدلو۔

وہ پاکیزہ بات کی ہدایت دے گئے۔

اللہ کی طرف پاکیزہ کلام چڑھتے ہیں۔

وَلَا تَسْبُغُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ
وَهُذِهِ آيَةُ الْقَوْلِ ۝
الْبَيْتِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ

لے المائدہ ۱۳ ع ۱ سے النصار ۱ ع ۱ سے الحج ۳ ع ۳ سے الفاطر ۲ ع ۲

گندی عورتیں گندے مردوں کے لئے اور گندے
مرد گندی عورتوں کے لئے ہیں۔ پاکیزہ عورتیں
پاکیزہ مردوں کے لئے اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں
کے لئے ہیں۔

الْحَبِشَاتُ لِلْحَبِشِيِّينَ وَالْحَبِشِيُّونَ لِلْحَبِشِيَّاتِ
وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ

زمین کی چیزوں میں ملال طیب کھاؤ۔
جس مرد یا عورت نے عمل صالح کئے اور وہ
مومن ہے تو ہم اس کو حیات طیبہ (پاکیزہ زندگی)
عطا کریں گے۔

كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا
مَنْ عَمِلْ صَالِحًا مَنْ ذَكَرْ أَوْ أَتَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَلْخُصِّمْنَهُ حَيَوةً طَيِّبَةً

اے میرے پروردگار اپنی طرف سے پاکیزہ
اولاد عطا فرما۔

رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً
طَيِّبَةً

یہ اور ان کے علاوہ بہت سی آیتیں ہیں جن سے دین کی بنیادوں کا ثبوت ملتا ہے۔
قرآن حکیم میں اس حد تک ان کی تشریح بھی موجود ہے کہ دونوں کی روشنی میں شریعت سازی
ہو سکے اور اخذ و استنباط کا سلسلہ جاری رہے۔ شعور نبوت نے ”بنیاد و تشریح“ دونوں
سے معنویت حاصل کر کے شریعت سازی کے فرائض انجام دئے اور مقاصد دین کو بروکھ
لانے کے لئے عمارت تعمیر کی۔

دین کے مقاصد | دین کے تین مقصد ہیں :

(۱) انسان کی اصلاح

(۲) عدل و رحمت کا قیام اور

(۳) دنیا و آخرت کی فلاح

۱۔ النور ع ۳ ۲۔ البقرہ ع ۲۲ ۳۔ النحل ع ۱۳ ۴۔ آل عمران ع ۴

ان تینوں کو سمیٹ کر ایک مقصد بنایا جاتا ہے یعنی "انسان کے لئے دنیا و آخرت میں فلاح و کامیابی کا راستہ کھولنا" جیسا کہ بہت سی آیتوں میں صراحتاً فلاح و کامیابی کا ذکر موجود ہے لیکن حدیث کی معنویت سمجھنے میں سہولت کے لئے اس کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ ہر حصہ کی الگ الگ تفصیل درج ذیل ہے :

انسان کی اصلاح

اصلاح کے لئے جامع لفظ ”تزکیہ“ ہے | دین کا پہلا مقصد انسان کی اصلاح ہے جس کے لئے قرآن حکیم میں نہایت جامع لفظ ”تزکیہ“ استعمال ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اہم کام اس کو قرار دیا گیا جیسا کہ ان آیتوں سے ثابت ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں ہیں :

اے ہمارے رب آپ ان میں ایک رسول ان
ہی میں سے بھیجے جو ان کو آپ کی آیتیں پڑھ کر
سنائے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دے

اور ان کا تزکیہ کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کی تفصیلات میں ہے :

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ
يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ
الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي
ضَلَالٍ مُبِينٍ۔

اللہ ہی نے امیوں میں انھیں میں سے ایک رسول بھیجا
جو ان کو اس کی آیتیں پڑھ کر سنانا ان کا تزکیہ کرتا اور
ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے بیشک اس سے پہلے
وہ گمراہی میں تھے۔

لَمَّا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ
آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ
وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۝
جیسا کہ ہم نے تم میں ایک رسول تمہیں میں سے
بھیجا جو تم کو ہماری آیتیں سناتا، تمہارا تزکیہ
کرتا اور تم کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا اور تم
کو وہ باتیں سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے۔

”تزکیہ“ کے لغوی معنی اِسمارنا اور نشوونما دینا ہیں لغت کی کتابوں
میں اس کا مادہ ”زکار“ بیان کیا گیا ہے۔

الزَّكَاةُ الْمَاءُ وَالرَّيْحُ وَكُلُّ شَيْءٍ يَزِيدُ وَبُنِي
فَهُوَ يَزِيدُ كَمَا ۝
زکار کے معنی بڑھنا اور تروتازہ ہونا۔ ہر وہ
چیز کہ جس میں زیادتی و ترقی ہو وہ اس میں
داخل ہے۔

راغب اصفہانی کہتے ہیں :

اصل الزكاة النمو الحاصل عن بركة الله
”زکار“ کی اصل وہ بڑھوتری جو اللہ کی برکت
سے حاصل ہو۔

اسی لحاظ سے تزکیہ نفس کے معنی وہ یہ کرتے ہیں :

تنميتها بالخيرات والبركات
نفس کو بھلائیوں اور برکتوں سے ترقی دینا۔

قرآن حکیم کی اصطلاح میں ”تزکیہ“ کا مفہوم بدی کی قوتوں کو مغلوب کر کے نیکی کی قوتوں

کو اِسمارنا اور نشوونما دینا تاکہ فوز و فلاح حاصل ہو جیسا کہ ان آیتوں سے ثابت ہے :

وَلَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ۚ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ۚ
قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا وَقَدْ خَابَ مَن دَسَّاهَا ۝
نفس اور اس کی بناوٹ شاہد ہے کہ اللہ نے اس
کو نیکی و بدی کا اِہام کیا (قوتیں عطا کیں) شمس کا ایسا
ہوا جس نے اس کا تزکیہ کیا وہ ناکام رہا جس نے اس کو آلود کیا۔

۱۔ البقرہ ع ۱۸ ۲۔ محمد بن یحییٰ ابن منظور۔ لسان العرب ج ۱۴
۳۔ راغب اصفہانی۔ المفردات فی غریب القرآن۔ ۴۔ ایضاً ۵۔ الشمس ع ۱

تزکیہ کے مقابل تدرسیہ ہے جس کے معنی ہیں :

ادخال الشيء في الشيء لضرب من الاكراه
 اس کی تائید دوسری آیت سے ہوتی ہے جس میں لڑکی کی پیدائش پر عرب جاہلیت کا رد عمل
 مذکور ہے

ايمسكنا على هون امر يد سنه في الزمان
 اس کو ذلت قبول کر کے روکے رکھے یا مٹی
 میں دبا دے ۔

مذکورہ آیت میں نیکی و بدی (تقویٰ و فجور) کے الہام سے ثابت ہے کہ انسان میں دونوں
 کی قوتیں موجود ہیں اسی طرح تزکیہ و تدرسیہ کے مقابلہ سے ظاہر ہے کہ نیکی سے نفس کو نشوونما و
 بالیدگی حاصل ہوتی ہے جبکہ بدی سے اس کو پستی و خواری ہوتی ہے ۔ پھر تزکیہ اور تدرسیہ
 کے فعل کو انسان کی طرف منسوب کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس میں نیکی کو غالب اور بدی کو
 مغلوب کرنے کی قوت بھی موجود ہے ۔

”تزکیہ“ کے مفہوم میں اصلاح داخل ہے جیسا کہ ”زکاء“۔ (تزکیہ کا ماضی) کے معنی صلحہ (اس
 کی اصلاح کی) اور ولكن الله يزيك (لیکن اللہ تزکیہ کرتا ہے) کے معنی یصلح (اصلاح کرتا ہے)
 بیان کئے گئے ہیں۔

اصلاح و تزکیہ کے لئے | قرآن حکیم میں اصلاح و تزکیہ سے متعلق دین کی بنیادی باتیں اور بطور
 شعور نبوت کی ضرورت | نمونہ ان کی تشریح کے لئے کچھ جزئیات موجود ہیں لیکن ان کا مفہوم
 متعین کر کے بر محل منطبق کرنے اور احوال و ظروف کی رعایت کر کے عملی شکل میں متشکل کرنے
 کے لئے ایک ایسے شعور کی ضرورت ہے جو اخذ و استنباط کی صلاحیت رکھتا ہو اور جس

۱۔ باغب اصفہانی۔ المفردات فی غریب القرآن و ابن متفرد لسان العرب ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶

کی صحت کی ضمانت بھی ہو۔ رسول اللہؐ نے شعور نبوت کے ذریعہ متعلقہ آیتوں کی معنوی دلالت سے اخذ و استنباط کر کے اصلاح و تزکیہ کی پوری عمارت تیار کی۔

طیب حاذق کے کام | اس اہم کام کے لئے شعور نبوت کو کن چیزوں پر نظر ڈالنے کی ضرورت ہے ایک گونہ مشابہت ہوئی۔ کن گوشوں تک رسائی حاصل کرنا پڑی اور نفسی قوتوں کے پیش نظر قول و فعل کو کس انداز میں ڈھالنا پڑا؟ ان سب کے لئے جسمانی طیب حاذق کے کام میں غور کرنے کی ضرورت ہے۔ جس کی نظر مرض کی قوت، اس کی نوعیت، مریض کی عمر، جائے رہائش اور موسم نیز دوا و غذا کی قوت ان کی خاصیت و اثر اور پرہیز و علاج سے متعلق تمام باتوں پر ہوتی ہے اور پھر ان کے لحاظ سے وہ بہت سی ان باتوں کی خبر دیتا جن کو لوگ نہیں جانتے۔ ان باریکیوں کا احاطہ کرتا جن سے وہ لاعلم ہوتے۔ کبھی وہ امور محسوسہ کو مخفی امور کے قائم مقام قرار دیتا ہے مثلاً چہرہ کی سرخی اور مسوڑھے سے خون جاری ہونے کو غلبہ خون کی علامت قرار دیتا۔ کبھی علامت کو بجائے سبب مرض اور دوا کی مخصوص مقدار کو بجائے ازالہ مرض قرار دے کر قاعدہ کلیہ وضع کرتا ہے مثلاً جو شخص فلاں دوا یا معجون کی اتنی مقدار نہ استعمال کرے گا وہ ہلاک ہو جائے گا کبھی وہ مرض و مریض کی نوعیت و کیفیت کے پیش نظر نئی دوائیں اور نئے مرکبات تیار کر کے ان کو مخصوص امراض کے لئے تیز بہدف ثابت کرتا ہے وغیرہ۔ ظاہر ہے کہ ان کاموں کے لئے مجرد علم کافی نہیں ہے بلکہ فنی حذاقت و مہارت درکار ہے کہ وہ مریض و مرض کے پیش نظر اخذ و استنباط اور لسیرچ و تحقیق کا سلسلہ جاری رکھ سکے۔

نفسی زندگی ”جسمانی“ سے | انسان کی نفسی زندگی کا معاملہ ”جسمانی“ سے کہیں زیادہ باریک اور عجب کہیں زیادہ باریک ہے | داغذباب کو قبول کرنے والا ہے۔ اس بنا پر لازمی طور سے اس کے مرض و مریض، دوا و غذا اور پرہیز و علاج کی نزاکتوں کو سمجھنے کے لئے فنی حذاقت و مہارت کافی نہیں ہے بلکہ نورانی شعاعوں کی بھی ضرورت ہے جن کے ذریعہ ان مخفی تاروں کا عکس لیا جاسکے جن کو چھوڑے بغیر زندگی کے ”ساز“ میں ”سوز“ نہیں پیدا ہوتا اور بہت سے نئے خاموش ہو جاتے

اگست ۱۹۷۵ء

۹۱

ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نورانی شعاعوں سے کام لے کر اصلاح و تزکیہ کی عمارت تعمیر کی جس کی تفصیل حدیثوں میں موجود ہے یہاں بطور نمونہ عمارت کے چند حصے ذکر کئے جاتے ہیں جن سے معنوی دلالت کو سمجھنے اور ان پر پوری عمارت کو قیاس کرنے میں سہولت ہوتی ہے۔ وہ یہ ہیں :

(۱) عقاید و عبادات

(۲) اقدار و اخلاق

(۳) عادات و اطوار

(۴) معروف و منکر اور

(۵) طیبات و خبیثات

لیکن ان سب پر گفتگو سے پہلے ”نفسی قوتوں“ کو سمجھنا ضروری ہے جو مہیا نفسی قوتوں کی اہمیت کے وقت و دیت کی جاتی ہیں اور جن پر ساری بحثوں کا مدار ہے۔ قرآن

حکیم میں ہے :

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغَيِّرُ مَا بَقِيَهُمْ حَتَّىٰ يَغْيُرُوا
مَا بَأْنَفْسِهِمْ

بے شک اللہ کبھی کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ ان چیزوں کو نہ بدلیں جو ان کے ”انفس“ کے ساتھ وابستہ ہیں۔

دوسری جگہ ہے :

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرِ الْغَمَّةِ
الَّتِي عَلَيْكُمْ حَتَّىٰ يَغْيُرُوا مَا بَأْنَفْسِهِمْ

یہ بات اس لئے ہوئی کہ اللہ جو نعمت کسی قوم کو عطا فرماتا ہے اسے وہ اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ لوگ ان چیزوں کو نہ بدلیں جو ان کے ”انفس“ کے ساتھ وابستہ ہیں۔

سۃ الانفال ع ۷

سۃ الرعد ع ۲

”انفس“ کہ دو مری جگہ آفاق کے مقابلہ میں ذکر کیا گیا ہے جس سے اس کی وسعت و بوقلمونی کا ثبوت ملتا ہے۔

سَبَّوْهُمْ أَيْ بَنَّا فِي الْأَفَاقِ وَفِي
الْفُسْهِمِ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ
اب ہم ان کو اپنی نشانیاں دنیا میں اور ان کے
نفسوں میں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر
حق ظاہر ہو جائے۔

ان آیتوں میں ”انفس“ سے مراد تمام وہ قوتیں ہیں جن کا اثر کسی نہ کسی شکل میں انسان کے اعمال و حرکات پر پڑتا ہے۔ ان قوتوں کا احاطہ مقصود نہیں ہے بلکہ صرف ان بنیادی قوتوں کا ذکر مقصود ہے جن کا سمجھنا اصلاح و تزکیہ کی اولین ضرورت ہے۔

نفس بنیادی قوتوں سے متعلق آیتیں | بنیادی قوتوں کا ذکر قرآن حکیم کی ان آیتوں میں ہے
فَطَرَهُ اللَّهُ الَّذِي نَفَسَ النَّاسَ عَلَيْهِمُ الَّتِي يُبَدِّلُ
الَّذِي بَنَّا فِي الْأَفَاقِ
اللہ کی بناوٹ میں کوئی تبدیلی نہیں۔

وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَفْتَدَا بِذُنُوبِهِمْ لَنَعْلَمَنَّ أَنَّهُمْ لَا يَفْقَهُونَ
جو زمین میں فساد و خوریزی کرے گا۔

قُلْ كُلُّ يَفْقَهُ عَلَى شَأْنِهِ
آپ کہہ دیجئے ہر ایک اپنی ”شاکلہ“ پر کام کرتا ہے

وَالْقَوْمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالْجِبَلَةَ الْأُولَى
ڈرو تم اس سے جس نے تم کو پیدا کیا اور اگلی
مخلوق (کی جبلت) کو پیدا کیا۔

ان آیتوں میں فطرت، شاکلہ اور جبلت کا ذکر ہے جن سے معنویت
معنویت حاصل کرنے والی حدیثیں (معنوی ولالت) حاصل کرنے والی حدیثیں یہ ہیں :

۱۔ حم السجده ع ۶ ۲۔ الروم ع ۴ ۳۔ البقرہ ع ۴

۴۔ بنی اسرائیل ع ۱ ۵۔ شعراء ع ۱۰

اگست ۶۷۵

۹۳

(۱) کل مولود یولد علی الفطرة فابواه
یہودا، نصرانی، اور مجوسی بنا ڈالتے ہیں۔
ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین

پھر ایک مثال کے ذریعہ رسول اللہؐ نے وضاحت فرمائی:

(۲) کما تفتح البھیمة بھیمۃ جمعاء هل تحسن
نیہا من جدعاء
جیسا کہ بکری کا بچہ صحیح و سالم پیدا ہوتا ہے
اس میں کن کٹے کا عیب نہیں پایا جاتا۔

(۳) ان اللہ کتب علی ابن آدم حظہ
من الزناء ادرک ذلک لا محالة فزنا العین
النظر وزنا اللسان النطق والنفس تمنی
وتشتفی وافرغ یصدق ذلک ویکذبہا
اللہ نے ابن آدم پر (مثلاً) زنا سے اس کا حصہ
لکھ دیا ہے جو اس کو پہنچتا ہے۔ آنکھ کا زنا دیکھنا،
زبان کا زنا گفتگو کرنا۔ نفس اس کی خواہش و آرزو
کرتا اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

(۴) الناس معادن کعادن الذہب
والفضۃ
لوگ کان ہیں مثی سوئے چاندی کی کان کے (جن سے
مختلف قسم کے لوگ نکلتے ہیں۔

(۵) کل میسر لما خلق لہ
ہر ایک کے لئے وہی آسان ہے جس کے لئے وہ
پیدا ہوا۔

(۶) ما منکم من احد الا وقد وکل
بہ قرینہ من الجن وقرینہ من
الملائکۃ قالو ایاک یا رسول اللہ
قال وایای ولكن اللہ اعانتی فاسلم
فلا یأمرنی الا بخیر
تم میں سے ہر شخص
ایک ساتھی شیطان سے اور ایک ساتھی فرشتہ سے
مقرر ہے لوگوں نے سوال کیا کیا آپ کے ساتھ
بھی ہے آپ نے فرمایا میرے ساتھ بھی ہے لیکن
اللہ نے میری مدد کی اور شیطان میرا مطیع ہو گیا

۱۷ بخاری و مسلم و مشکوٰۃ کتاب القدر ۱۷ ایضاً ۱۷ مسلم و مشکوٰۃ کتاب العلم

۱۷ بخاری و مسلم و مشکوٰۃ کتاب القدر ۱۷ مسلم و مشکوٰۃ باب الوصیۃ

اب وہ صرف خیر و بھلائی کی مجھے تلقین کرتا ہے۔
 جب کسی پہاڑ کے بارے میں سنو کہ وہ اپنی جگہ
 سے ٹل گیا تو صحیح مان لو لیکن جب کسی انسان کے
 بارے میں سنو کہ اس کی خلقت بدل گئی تو نہ
 صحیح مانو کیونکہ وہ اپنی جبلت کی طرف پھر لوٹ
 آئے گا۔

(۷) اذا سمعتم مجلّ تغیر عن خلقه فلا
 فصد قوابه واذا سمعتم برجل تغیر عن
 عن خلقه فلا تصد قوابه فانه لمصدیر
 الی ما جبل علیہ لہ

(۸) خیادھم فی الجاہلیۃ خیادھم
 فی الاسلام اذا فقهوا ۱۱۱
 جو زمانہ جاہلیت میں اچھے تھے وہ اسلام میں بھی
 اچھے ہیں۔ جبکہ انھوں نے سمجھ حاصل کی۔

پہلی اور دوسری حدیث سے فطرت کی نقاب کشائی ہوئی اور عملی زندگی میں اس کا
 معنوی دلالت کی تشریح رخ متعین ہوا جس کی بنا پر شاہ ولی اللہ یہ کہنے میں حق بجانب ہوئے۔

لان الانسان خلق فی اصل فطرۃ المیل
 الی بارئہ جل مجدہ و ذلک المیل امر
 انسان کی اصل فطرت میں اپنے بزرگ و برتر
 خالق کی طرف میلان پیدا کیا گیا اور یہ میلان نہایت
 دقیق ہے۔

تیسری حدیث میں انسان کے اجزائے ترکیبی کے خواص کی نشاندہی کی گئی اور عملی زندگی میں
 ان خواہشات کا رخ بتایا گیا۔ چنانچہ خلافتِ آدم کے واقعہ میں فرشتوں نے آدم کے بارے میں
 فتنہ و فساد اور خونریزی پھیلانے کی جو بات کہی تھی اس کی بنیاد یہی اجزائے ترکیبی کے خواص
 تھے۔

غلام الدین علی بن محمد کہتے ہیں :

۱۔ مسند احمد ج ۶ من حدیث ابی الدرداء ۲۔ مسلم و مشکوٰۃ کتاب العلم

۳۔ ولی اللہ۔ حجتہ اللہ البالغہ ج ۱۔ باب الایمان بان العبادۃ حق اللہ الخ

اگست ۱۹۷۵ء

۹۵

ان آدم خلق من اخلاط مرکبة . آدم مرکب افلاط سے پیدا کیا گیا جس سے فزشتوں
 علموا انه يكون فيه الحقد والغضب نے جانا کہ اس میں ضرور فتنہ اور کینہ ہو گا جن سے
 ومنهم ما يتولد الفساد ويسفك الدماء فساد پھیلے گا اور خونریزی ہوگی۔

چوتھی حدیث میں شاکلہ اور جبلت کی ابتدائی ہیئت کی طرف اشارہ ہے جس میں صالح
 وغیر صالح دونوں اجزاء کی آمیزش ہے۔

پانچویں حدیث میں ”قرینہ من الجن وقرینہ من الملائكة“ کے ذریعہ شاکلہ و جبلت
 میں سعادت و شقاوت دونوں قسم کی قوتوں کو قریب الگھم بنایا گیا۔
 چھٹی حدیث میں دونوں قوتوں کی تاثیر کو عملی زندگی میں سمجھایا گیا۔

ساتویں حدیث میں نفسی قوتوں کے استحکام پر زور دیا گیا جن کے زائل ہونے کی توقع نہیں
 ہے مثلاً غصہ اور شہوت کی قوت کو اصلاح و تزکیہ کے ذریعہ ختم نہیں کیا جاسکتا یا کند ذہن کو
 تربیت کے ذریعہ اعلیٰ قسم کا ذہین نہیں بنایا جاسکتا۔

آٹھویں حدیث میں اصلاح و تزکیہ اور تربیت کی تاثیر کو سمجھایا گیا کہ ان کے ذریعہ نفسی
 قوتوں کے استعمال کا رخ پھیرا جاتا اور ان میں نکھار پیدا کیا جاتا ہے۔

ان کے علاوہ معنوی دلالت کی تشریح و توضیح کرنے والی اور کئی حدیثیں کتاب القدر اور
 باب الوسوسہ وغیرہ میں ہیں جن کو طوالت کے خیال سے ذکر نہیں کیا جاتا۔

ان حدیثوں سے فطرت، شاکلہ اور جبلت کا قرآنی مفہوم معلوم کرنے میں سہولت ہوئی
 ورنہ لغت کی مدد سے مفہوم متعین کرنے میں بڑی دشواری تھی۔ جیسا کہ ہر ایک کے لغوی و
 اصطلاحی معنی سے ثابت ہے۔

فطرت کی لغوی و اصطلاحی تحقیق | (۱) فطرت کے لغوی معنی آٹا گوندہ کو خیر آنے سے پہلے روٹی

۱۔ علامہ الدین علی بن محمد تفسیر فائز ج ۴

”پکانا۔“ فطر العجین اس وقت کہتے ہیں جب آٹا گوندہ کر روٹی پکائی جائے۔
 پھر معنی میں توسیع ہو کر کسی ”شیء“ کو خاص ہیئت پر ایجاد کرنے اور گھڑنے میں فطرت کا
 استعمال ہونے لگا۔ ”فطر اللہ الخلق“ کے یہ معنی بیان کئے گئے ہیں:

وهو ايجادہ الشیء وابداعہ علی ہیئۃ اللہ کاسی چیز کو ایسی ہیئت پر گھڑنا کہ جس کے
 مترشحہ بفعل من الافعال ہے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے وہ اس کے لائق ہو جائے۔

انگریزی و عربی لغت میں یہ تعریف کی گئی ہے:

”بچہ کی ”نچرل کانسٹی ٹیوشن“ جس پر وہ اپنی ماں کے پیٹ میں پیدا کیا جاتا ہے۔“

قرآن حکیم کی اصطلاح میں ”فطرت“ قبول حق کی اس قوت استعداد کا نام ہے جو پیدائش
 کے ابتدائی مرحلہ میں ہر فرد کو منجانب اللہ عطا کی جاتی ہے۔ راغب اصفہانی نے مذکورہ آیت
 ”فطرۃ اللہ الّتی“ میں فطرت کے یہ معنی بیان کئے ہیں:

ہی مارکز فیہ من قوتہ علی معرفۃ اللہ کی فطرت سے وہ قوت مراد ہے جو ایمان
 الایمان کے معرفت کے لئے پیوست کی جاتی ہے۔

”النهاية في غريب الحديث“ میں مذکورہ حدیث ”کل مولود یولد علی الفطرۃ الخ“ کے
 یہ معنی ہیں:

انہ یولد علی نوع من الجبلۃ والطبع ”بچہ“ جبلت و طبیعت کی ایسی ہیئت پر پیدا کیا

۱۔ محمد الدین الشیرازی۔ قاموس۔ فطر۔ و محمد طاہر پٹنی۔ مجمع البحار ج ۳ فطرت

۲۔ ایضاً (قاموس)

”Arabic, English Lexicon By Edward
 william Lane“

۳۔ راغب اصفہانی۔ المفردات فی غریب القرآن

المتھى لقبول الدين فلو ترك عليه الاستمر
لزمها ولم يفارقها الى غير هاء وانما
يعدل عنه من يعدل لآفة من آفات
البشر والتقليد^۱

جاتا ہے جو قبول دین کے لئے آمادہ ہوتا ہے، اگر
اسی ہیئت پر چھوڑ دیا جائے تو یہ برقرار رہے کسی
اور ہیئت کی طرف تجاوز نہ کرے جو تقلید یا بشری
آفات میں کسی آفت کی وجہ سے ہوتی ہے۔

قاضی بیضاوی کہتے ہیں :

وهي قبولهم للحق وتمكنهم من ادراكها
حق کو سمجھنے اور قبول کرنے کی جو استعداد و قدرت
ہوتی ہے اس کا نام فطرت ہے۔

یہ فطرت (قبول حق کی قوت و استعداد) پیدائش کے وقت منجانب اللہ ہر فرد کو یکساں دی جاتی
ہے۔ اس قدرتی عطیہ میں کسی قسم کی تخصیص و ترجیح نہیں ہوتی۔ نیز اس میں ایک خاص قسم کی روشنی و رہنمائی
ہوتی ہے جو اس وقت تک کام دیتی ہے جب تک اس کے خلاف دوسرے موثرات کا غلبہ نہیں
ہو جاتا۔ اصلاح و تزکیہ کے ذریعہ اس غلبہ کو مغلوب کیا جاتا، فطرت کی اصل قوت کو بحال کیا جاتا
ہے۔

فطرت کے اور معنی بھی بیان کئے گئے ہیں مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض
حدیثوں میں فطرت کے تحت خفہ کرنا، ناخن ترشوانا، مونچھیں کتروانا، بغل و ناف کے بال صاف
کرنا وغیرہ ذکر کیا ہے^۲۔

”ابوالہثیم“ نے فطرت ثانیہ سے کلمہ شہادت مراد لیا ہے۔

۱ ابن اثیر۔ النہایۃ فی غریب المحدث۔

۲ قاضی بیضاوی۔ تفسیر بیضاوی روم ۴

۳ بخاری کتاب اللباس باب قصر الثارب۔ ونسائی ذکر الفطرة

۴ محمد رفیع زبیدی۔ تاج العروس و تفسیر بیضاوی روم ۴

بعض دوسرے حضرات نے فطرت کے معنی دین، اسلام اور سنتِ قدیمہ وغیرہ
کئے ہیں۔

شاہ ولی اللہ نے اس حالت کو فطرت سے تعبیر کیا ہے جو انبیائی تعلیمات کا خلاصہ
طہارت، اجابا، ساحت اور عدالت سے ترکیب پاتی ہے۔

والحالات المركبة منها تسمى الفطرة ^۱ ان چاروں اوصاف سے جو حالت ترکیب
پاتی ہے اس کا نام فطرت ہے۔

یہ سب فطرت کے آثار و مظاہر ہیں۔

شاکلہ کی لغوی و (۲) شاکلہ - عربی میں شاکل کی مؤنث ہے جس کے لغوی معنی مثل، نظیر،
اصلاحی تحقیق مشابہت، مسلک، مذہب، طریقہ وغیرہ ہیں۔

محاورہ ہے :

لست علی شکلی ولا علی شاکلتی تو میرے مسلک اور طریقہ پر نہیں ہے۔

فیہ شکلتی او شاکلی من ابیہ اس میں اپنے باپ سے مشابہت ہے۔

هذا علی شاکلتی ابیہ ای شبہہ یہ اپنے باپ کے مشابہ ہے۔

قرآن حکیم کی اصطلاح میں شاکلہ "اسی پیدائشی بناوٹ کو کہتے ہیں جس میں ہدایت و ضلالت

یا سعادت و شقاوت دونوں قوتوں کی کار فرمائی ہوتی ہے۔ یہ انسان کی معنوی صورت ہے

جو ابتدا میں بنتی اور سعادت و شقاوت کے خیر سے ترکیب پاتی ہے۔

راغب اصفہانی کہتے ہیں :

۱۔ محمد رفیع زبیدی - تاج العروس و تفسیر بیضاوی روم ۷ ج ۳

۲۔ ولی اللہ - حجتہ اللہ البالغہ ج ۱ باب الاصول التي يرجع اليها تحصيل الطريقة الثانية

۳۔ محمد رفیع زبیدی تاج العروس و دیگر کتب لغت

اگست ۵۷

۹۹

علی شاکلہ امی علی سچیۃ الی تیدتہ
وذلك ان سلطان السچیۃ علی الانسان
قاہرہ
اپنی شاکلہ پر یعنی اس بناوٹ پر جس کا تہنے
اس کو مقید کیا کیونکہ انسان پر بناوٹ کی حکومت
غالب ہے۔

”سچیۃ“ کے معنی خلقت، طبیعت اور ملکہ ہیں۔
ہی الملكۃ الراخیۃ فی النفس الی لا یقبل
الزوال بسہولۃ
”سچیۃ“ نفس میں ایک مضبوط ملکہ ہے جو آسانی
سے نہیں زائل ہوتا۔

سید محمد آلوسی بغدادی نے بھی ”شاکلہ“ کے یہی معنی بیان کئے ہیں۔
قاضی بیضاوی کہتے ہیں:

کل واحد یعمل علی طریقۃ الی تشاکل
جوہر مراحۃ و احوالہ التابعۃ
لمزاج بلانہ
ہر شخص اس طریقہ پر عمل کرتا ہے جو جوہر روح
و مزاج بدن کی حالتوں کے ساتھ مشابہت رکھتا
ہے۔

شاہ ولی اللہ کہتے ہیں:

علی شاکلہ امی طریقۃ الی
جبل علیہ
”شاکلہ“ کے اور معنی بھی بیان کئے گئے ہیں مثلاً
اپنے اس طریقہ پر عمل کرتا ہے جس پر اس کی جبلت
کا گئی

۱۔ راغب اصفہانی۔ المفردات فی غریب القرآن۔

۲۔ زبیدی۔ تاج العروس۔ فصل السین

۳۔ محمود آلوسی بغدادی روح المعانی ج ۱۹

۴۔ قاضی ناصر الدین بیضاوی۔ تفسیر بیضاوی۔ بنی اسرائیل ع ۱

۵۔ ولی اللہ۔ حجتہ الشد البانۃ باب اخلاف الناس فی جبلتہم المستوجۃ۔

(۱) وہ طریقہ اور مذہب جو ہدایت و ضلالت میں اس کی حالت کے مشابہ ہے۔

(۲) وہ عادتیں جن پر انسان کی پیدائش ہوئی ہے۔

(۳) وہ طریقہ اور روش جس پر انسان کی پیدائش ہوتی ہے وغیرہ۔
یہ سب معنی اصطلاحی مفہوم سے حاصل کئے گئے ہیں۔

جبلت کی لغوی و (۳) جبلت کے لغوی معنی خلقت، طبیعت، اصل اور وہ حالت جس پر اصطلاحی تحقیق بنایا گیا۔^۱ مفہوم کے لحاظ سے جبلت اور شاکلہ دونوں ایک ہیں۔ جیسا کہ مذکورہ آیت میں ”والمجئۃ الاولین“ کے معنی بیان کئے گئے ہیں:

ای المجبولین علی احوالہم الی بنوا علیہا وہ جن کی پیدائش ان احوال پر ہوئی جن پر وہ بنائے
وسبلہم الی فیضوا السلوکہما لشار الیہما گئے اور ان راستوں پر ہوئی جن پر چلنا مقرر کیا
بقولہ تعالیٰ قُلْ كُلٌّ یَعْلَمُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ گیا۔ اللہ کے فرمان ”قل کل یعل علی شاکلتہ“ میں
اسی طرف اشارہ ہے۔

تاج العروس (زبیدی) کی یہی عبارت ہے۔^۲ روح المعانی (محمود آلوسی) میں بھی یہی مفہوم بیان کیا گیا ہے۔^۳

۱۔ محمد ہارثی - مجمع البحار - وقاضی بیضاوی - تفسیر بیضاوی بنی اسرائیل ج ۱

۲۔ ابوبکر حصّاص - احکام القرآن ج ۳ بنی اسرائیل ج ۱

۳۔ ابو حیان اندلسی - البحر المحیط بنی اسرائیل ج ۱

۴۔ ابن منظور، لسان العرب وسعید الخوری الشرقونی اللبانی، اقرب المحارر

۵۔ راغب اصفہانی - المیزان فی تفسیر القرآن - ج ۱

۶۔ زبیدی - تاج العروس - فصل الجیم مع اللام

۷۔ محمود آلوسی - روح المعانی ج ۱۹، شعراء ج ۱۰

اگست ۵، ۱۹۸۰ء

۱۰۱

مذکورہ آیت ”وَالْقَوَّالَّذِي خَلَقَكُمْ وَاجْجَلَّتْ الْأَوَّلِينَ“ میں جبلت کے دوسرے معنی بھی بیان کئے گئے ہیں مثلاً عدد کثیر، اگلے مخلوق، دس ہزار کی جماعت، جماعت کثیرہ وغیرہ^۱ لیکن اصل معنی خلقت، طبیعت اور بناوٹ ہیں جن کا لحاظ دوسرے معنوں میں موجود ہے اس کا ثبوت رسول اللہ کی درج ذیل دعا میں ہے :

اسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلَتْهَا عَلَيْهِ اے اللہ میں آپ سے اس عورت کی بھلائی اؤ
وَاعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلَتْهَا ان چیزوں کی بھلائی مانگتا ہوں جن کو اس کی
عَلَيْهِه - بناوٹ میں رکھا اور پناہ مانگتا ہوں اس عورت
کے شر اور ان چیزوں کے شر سے جن کو تو نے اس
کی بناوٹ میں رکھا۔

”شاکلہ“ اور ”جبلت“ میں سعادت کا غیر فطرت سے اور شقاوت کا خیر اجزائے ترکیبی کے خواص سے حاصل کیا جاتا ہے۔ پھر شاکلہ اور جبلت کی تیاری میں یکسانیت نہیں ہوتی بلکہ مختلف وجوہ کی بنا پر فرق ہوتا ہے۔ اس بنا پر اصلاح و تزکیہ کے کام میں بڑی دشواری پیش آتی اور احوال و فطرت کی رعایت لازمی ہوتی ہے۔

(باقی)

۱۔ ابن جریر طبری۔ جامع البیان فی تفسیر القرآن ج ۱۶ شعراء ۱۰۶، محمود آلوسی۔ روح المعانی

ج ۱۹ شعراء ۱۰۶

۲۔ ابو داؤد۔ کتاب النکاح باب فی جامع النکاح